علامہ محمد اقبالؒ

سالِ ولادت: ۱۸۷۷ء　　　　سالِ وفات: ۱۹۳۸ء

محمد اقبال نام اور تخلص بھی اقبال ہی تھا۔ علامہ اقبالؒ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام نور محمد تھا اور والدہ کا امام بی بی تھا۔ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ ہی میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت میں پاس کرنے کے بعد اقبال مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انھیں مولوی میر حسن جیسے شفیق استاد مل گئے جن سے انھوں نے بہت فیض حاصل کیا۔ مرے کالج سے ایف اے کرنے کے بعد اقبال لاہور چلے آئے اور مزید تعلیم کے لیے گورنمنٹ کالج میں داخل ہو گئے۔ یہاں اقبالؒ کو مسٹر ٹامس آرنلڈ جیسے مشفق استاد اور رہنما کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا بھرپور موقع میسر آیا۔ یہیں سے انھوں نے فلسفہ میں ایم۔اے کا امتحان پاس کیا۔ ایم۔اے کرنے کے بعد وہ کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور پروفیسر فرائض انجام دیتے رہے مگر جستجوئے علم انھیں ۱۹۰۵ء میں یورپ لے گئی۔ قیامِ یورپ کے دوران میں انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی۔ علاوہ ازیں میونخ یونیورسٹی (جرمنی) سے فلسفہ ایران کے فلسفۂ مابعد الطبیعیات پر مقالہ لکھ کر پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری لی۔ ۱۹۰۸ء میں وہ وطن واپس آ گئے اور اپنی شاعری کے ذریعے ملک وقوم کی اصلاح اور خدمت میں مصروف ہو گئے۔

۱۹۲۲ء میں اقبالؒ کو سرکار برطانیہ کی طرف سے ''سر'' کا خطاب ملا۔ انھوں نے بھرپور زندگی بسر کی اور شاعری کے علاوہ عملی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے اور آزادیِ وطن کے لیے عملی جدوجہد میں مصروف رہے۔ ۲۱۔اپریل ۱۹۳۸ء کو یہ عظیم شاعر، فلسفی اور قومی رہنما، راہیِ ملکِ عدم ہو گیا۔

علامہ اقبالؒ نے اردو و فارسی دونوں زبانوں میں پُر اثر اور پُر سوز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا مگر بعد میں زیادہ تر توجہ نظم نگاری کی جانب مبذول کر دی کیونکہ قوم تک اپنا پیغام پہنچانے کا یہ زیادہ مؤثر ذریعہ تھا۔ اقبال کا دائرہ فکر، مشاہدہ کائنات اور مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے عاشق تھے اور اس چاہت اور عقیدت کا اظہار جابجا ان کے کلام میں دکھائی دیتا ہے۔

اقبالؒ نے محض روایتی عشق و عاشقی کے موضوعات سے ہٹ کر اپنی شاعری میں زندگی، کائنات، خدا، ابلیس، عقل وخرد، تصوف، قومیت، مردِ مومن، سیاست و مملکت اور خودی و بے خودی کا فلسفہ پیش کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبالؒ جیسا عظیم شاعر و فلسفی آج تک پیدا نہ ہو سکا۔

''بانگِ درا''، ''بالِ جبریل'' اور ''ضربِ کلیم'' ان کی اردو شاعری کی کتابیں ہیں۔ ''ارمغانِ حجاز'' میں بھی کچھ اردو نظمیں شامل ہیں جبکہ اس کا غالب حصہ فارسی میں ہے۔

عقل و دل

عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا
بھولے بھٹکے کی رہنما ہوں میں

ہوں زمیں پر، گزر فلک پہ مرا
دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں

کام دنیا میں رہبری ہے مرا
مثلِ خضرِ خجستہ پا ہوں میں

ہوں مفسّر کتابِ ہستی کی
مظہرِ شانِ کبریا ہوں میں

بوند اک خون کی ہے تو لیکن
غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں میں

دل نے سن کر کہا یہ سب سچ ہے
پر مجھے بھی تو دیکھ، کیا ہوں میں

رازِ ہستی کو تو سمجھتی ہے
اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں

ہے تجھے واسطہ مظاہر سے
اور باطن سے آشنا ہوں میں

علم تجھ سے تو معرفت مجھ سے
تو خدا جُو، خدا نما ہوں میں

علم کی انتہا ہے بے تابی
اس مرض کی مگر دوا ہوں میں

شمع تو محفلِ صداقت کی
حسن کی بزم کا دیا ہوں میں

تو زمان و مکاں سے رشتہ بپا
طائرِ سدرہ آشنا ہوں میں

کس بلندی پہ ہے مقام مرا
عرش ربِّ جلیل کا ہوں میں

☆☆☆

جاوید کے نام

(لندن میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کر

اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کر

میں شاخِ تاک ہوں، میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر

شاہین

کیا میں نے اس خاک داں سے کنارا
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ

بیاباں کی خلوت ، خوش آتی ہے مجھ کو
ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ

نہ بادِ بہاری ، نہ گلچیں ، نہ بلبل
نہ بیماریٔ نغمۂ عاشقانہ

خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم
ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ

ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری
جواں مرد کی ضربتِ غازیانہ

حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں مَیں
کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ

جھپٹنا ، پلٹنا ، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

یہ پورب ، یہ پچھم ، چکوروں کی دنیا
مرا نیلگوں آسماں بیکرانہ

پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں مَیں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

☆☆☆

پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

ہے لازوال عہدِ خزاں اس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دَور
خالی ہے جیبِ گل زرِ کامل عیار سے

جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے

شاخِ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

مِلّت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

☆☆☆

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں؟

i- ''شاہین'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟
ii- ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟
iii- عقل اور دل نے اپنی اپنی بڑائی کا کیا جواز پیش کیا ہے؟
iv- ''عقل و دل'' کا مرکزی خیال لکھیں؟
v- دیارِ عشق سے کیا مراد ہے؟
vi- شاخِ بریدہ سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟
vii- آپ کے خیال میں عقل کی اہمیت زیادہ ہے یا دل کی؟
viii- ''شیشہ گرانِ فرنگ'' سے کیا مراد ہے؟
ix- جاوید کے نام خط میں علامہ اقبال نے اسے کیا تلقین کی ہے؟
x- اقبال نے کس دل کو دلِ فطرت شناس کہا ہے؟

2- عقل و دل کا خلاصہ لکھیں۔

3- علامہ اقبال کی شاعری پر ایک تنقیدی نوٹ لکھیں۔

4- علم بیان کی اصطلاح میں نظم یا نثر میں کسی مشہور قصے، واقعے، روایت، حدیث یا کلام پاک کی کسی آیت کی طرف اشارہ کیا جائے تو اسے تلمیح کہتے ہیں۔ چنانچہ ''خضر'' اور ''طائرِ سدرہ'' تلمیحات ہیں۔ ان کی وضاحت کریں۔

5- مندرجہ ذیل شعری تراکیب کی وضاحت کریں۔
مثلِ خضرِ خجستہ پا۔ کتابِ ہستی۔ مظہرِ شانِ کبریا۔ غیرت لعلِ بے بہا۔ رازِ ہستی۔
خدا جُو۔ فصلِ خزاں۔ زرِ کامل عیار۔ شیشہ گرانِ فرنگ۔ خدا نما۔

6- خالی جگہ پر کریں:

i- ....کی انتہا ہے بے تابی
ii- اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے............
iii- خیابانوں سے ہے پرہیز............
iv- پرندوں کی دنیا کا............ہوں میں
v- پیوستہ رہ شجر سے امید............رکھ

7- علامہ اقبال کی نظم ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' کا تنقیدی جائزہ لیں۔

8- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سے جو درست ہیں، اس پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- ''عقل و دل'' کس شاعر کی نظم ہے؟
ا۔ اسمٰعیل میرٹھی کی ب۔ اکبرالہ آبادی کی ج۔ نظیر اکبرآبادی کی د۔ علامہ اقبال کی

ii- ''جاوید کے نام'' کس شاعر کی نظم ہے؟
ا۔ اسمٰعیل میرٹھی کی ب۔ اکبرالہ آبادی کی ج۔ نظیر اکبرآبادی کی د۔ علامہ اقبال کی

iii- علامہ اقبالؒ کی زیادہ تر وجہ شہرت کیا ہے؟
ا۔ پروفیسری ب۔ وکالت ج۔ سیاست د۔ شاعری

iv- جاوید کا خط علامہ اقبال کو کہاں وصول ہوا؟
ا۔ لاہور میں ب۔ لندن میں ج۔ کیمبرج میں د۔ میونخ میں

☆☆......☆☆......☆☆